پامال کر دیا یہی نہیں بلکہ ان کے مال کو ایسی بے دردی سے اڑاتے ہیں کہ جس کو بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان ان کی اعانت کرتے اللہ نے فرمایا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ تجارت کرنا تو کام مسلمانوں کا تھا رفق و نرمی سے پیش آنا اور اطاعت رسول مسلمانوں ہی کا کام تھا۔ مسلمانوں کو چاہیے تھا بیع و شری کے وقت گاہک سے خندہ پیشانی اختیار کرتے لیکن ایسی بد اخلاقی برتتے ہیں کہ جس سے انکا ہی نقصان نہیں بلکہ قوم مسلمان پر ایک زبردست دھبہ آتا ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجسمہ اخلاق تھے کفار آپ کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ سود نہ کھاؤ یا ایھا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا۔ لیکن مسلمان سود کھاتے ہیں۔ اور سود دینے میں تو سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں نے اگر اپنی حالت درست نہ کی تو اندیشہ ہے کہ ان پر غیر اقوام غلبہ نہ حاصل کرلیں۔ جب ہم خود غفلت سے بیدار ہو جائیں گے تو خدائے ذوالجلال ہماری کمزور حالت کو بہتر حالت کی طرف تبدیل کر دے گا جب تک ہم خود اپنی حالت کو درست نہ کریں گے۔ اس وقت تک اللہ بھی ہماری حالت کو ہرگز درست نہ کرے گا جیسا کہ ارشاد ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ط

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی + نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مسلمان مساوات کو بھول بیٹھے فرقہ بندی کوئی چیز نہیں ہے۔ ارشاد ربانی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ خدا کے نزدیک مکرم بندہ وہی ہے جس میں زہد و تقویٰ ہو ع اب مسلمان کی حالت بدتر جہاں میں ہے۔

کیا ایمان کے بعد عمل صالح ضروری ہے؟

(مولوی امام الدین صاحب مظفر نگری متعلم دارالحدیث رحمانیہ)

خداوند تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو انواع واقسام کے انعامات سے سرفراز فرمایا کہ وہ اپنی دنیاوی زندگی کو آرام وآسائش کے ساتھ بسر کرسکیں نیز دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز ہوں۔ ان چیزوں کے ساتھ صرف اس غرض سے تاکہ بندہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے اور ساتھ ہی اس شکریہ کے عوض میں جنت کا امیدوار بن جائے اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اس کا بندہ شمار کرلے۔ اپنے پسندیدہ مذہب اسلام کو لوگوں کے لئے دین قرار دیا ان الدین عند اللہ الاسلام ساتھ ہی ساتھ اس امر کو بھی ظاہر کر دیا گیا کہ مذہب اسلام کے پیرو کار کو آخرت میں آرام وآسائش سے نوازا جائیگا اس جگہ یہ بات قابل غور ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو مذہب لوگوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور اس کے صلہ میں جنت کا وعدہ کیا آیا اس پر صرف ایمان لانا کافی ہے یا دخول جنت کے لئے ایمان کے ساتھ عمل بھی

ضروری ہے چنانچہ اس تحریر میں اس بات کو ثابت کرونگا کہ ایمان کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے بدون عمل صرف اقرار باللسان اور تصدیق بالجنان سے نجات حاصل نہیں ہوگی چنانچہ اسکو انشاء اللہ قرآنی آیات سے ثابت کرونگا۔

اولاً اگر ایمان کے معنی پر غور کیا جائے اور اس کی حقیقت کا بنظر تعمق مطالعہ کیا جائے تو ہم کو صرف اس کے معنی سے یہ بات حاصل ہوجائے گی کہ ایمان کے ساتھ عمل کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ ایمان کی تعریف اقرار باللسان تصدیق بالجنان عمل بالارکان یعنی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنی اور اعضاء سے عمل پیرا ہونا ایمان کی تعریف میں تین اجزا پائے گئے۔ ان میں سے اگر ایک جز بھی فوت ہوجائے تو باقی اجزا بھی ضائع ہوجائیں گے کیونکہ انتفا جز مستلزم ہے انتفاء کل کو۔ ایمان صحیح معنوں میں اسی وقت ہوگا جبکہ ایمان کے ساتھ عمل بھی ضروری ہو اگرچہ صرف ایمان کی تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ایمان کے ساتھ عمل ضروری شے ہے تاہم پھر بھی قرآنی آیات کو پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مستحق جنت وہی لوگ ہونگے جو ایمان کے ساتھ عمل بھی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا یعنی جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے ان کے لئے جنت الفردوس بطور مہمانی کے ہے دوسری جگہ ہے ومن یاتیہ مومنا قد عمل الصلحت فاولئک لھم الدرجات العلی ہ جو شخص ایمان لایا اور اچھے عمل پر کاربند رہا اس کے لئے بلند درجے ہیں ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ ان اللہ یدخل الذین آمنوا وعملوا الصلحت جنت تجری من تحتھا الانھار یعنی اس جنت میں وہی لوگ داخل ہونگے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے اسی طرح ارشاد ہے۔ فالذین آمنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرۃ ورزق کریم یعنی مغفرت اور بہترین روزی ان لوگوں کو میسر آئے گی جنھوں نے ایمان کے ساتھ عمل صالح کو اپنا لائحہ عمل قرار دیا۔ ان تمام آیات سے یہ بات روشن ہوگئی کہ ایمان کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے ان آیات کے علاوہ قرآن میں اکثر ایسی آیات نظر آئیں گی کہ جن میں ایمان کے ساتھ عمل کی قید لگائی ہے خود ہی اپنے نبی کو جو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں جہاں ایمان کا حکم دیا جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی بتلایا جاتا ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے جیسا کہ ارشاد ہے یاایھا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا۔ الغرض قرآن کے اندر اکثر مقامات اس قسم کے ہیں کہ جہاں پر خداوند تعالیٰ نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی ہے ساتھ ہی عمل صالح کی ضرور قید لگائی ہے اگر قرآن میں ایک آیت بھی ایسی ملجاتی کہ جہاں ایمان کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے وہی ایک آیت دلیل کے لئے کافی تھی قرآن نے جابجا لوگوں کو بیدار کرنے کی غرض سے ایمان کے ساتھ عمل صالح کو دخول جنت کا سبب قرار دیا ہے عمل ہی ایک ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون (یعنی لوگوں نے اس بات کو اپنے ذہن نشین کرلیا ہے کہ ہماری نجات صرف ایمان لائے اتنا کہنے سے ہی ہوجائیگی اور ان کو آزمایا نہ جائیگا یعنی ضرور آزمائش ہوگی یہ آیت اس بات پر صاف دلیل ہے کہ عمل صالح ضروری ہے اب یہاں پر بظاہر اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ حدیث میں آتا ہے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس نے کلمہ پڑھا وہ جنتی ہے اس حدیث میں عمل کی کوئی قید نہیں اس کے

دو جواب ہیں۔

اول قرآن اور حدیث کا یہ قانون ہے کہ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کی نیز ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے اگرچہ اس حدیث میں عمل صالح کا ذکر نہیں مگر دوسری حدیث سے عمل صالح کا ثبوت ملتا ہے۔

دوم اگر اس حدیث کو مطلق رکھا جائے اور کسی دوسری حدیث کو اس کی تفسیر قرار نہ دی جائے تو اسوقت اس حدیث کو اس شخص پر محمول کیا جائے گا جو آخری وقت مسلمان ہوا کلمہ پڑھتے ہی مر گیا عمل کی نوبت نہ آئی۔

اگر صرف کلمہ پڑھنے ہی سے نجات ملجاتی اور عمل کرنے کی تاکید نہ ہوتی تو ہمارے نبی کو جو تمام انبیاء میں افضل جو لوگوں کو بخشوائیں گے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی تلقین نہ کرتا جیسا کہ ارشاد ہے بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین ؕ یعنی اللہ کی عبادت کر اور شکر گذاروں میں ہو جا اللہ اکبر آنحضرتؐ کی ایک ذات ہے کہ مخلوق تمام سو رہی ہے مگر خدا کے پیارے حبیب اس معبود حقیقی کی یاد میں مشغول ہیں پاؤں پر ورم آجاتا ہے لیکن یاد الٰہی میں برابر مصروف ہیں۔

خداوند تعالیٰ آنحضرتؐ کے پاس جو کچھ وحی کرتا اس پر پہلے آنحضرتؐ عمل کرتے تھے یہی کیفیت آپ کے صحابہؓ کی تھی کہ جہاں کہیں ایمان لانے کو کہا جاتا ایمان لاتے اگر کہیں عمل کرنے کی تاکید کی جاتی اس پر عامل ہو جاتے تھے قرآنی آیات پر عمل کرنے کو بڑا محبوب سمجھتے تھے دن ہو یا رات ہر وقت خدا کی یاد میں مستغرق ہیں چنانچہ خداوند تعالیٰ ان کی عبادت کو دیکھکر فرماتا ہے ان ربك يعلم انك تقوم ادنى من ثلثى الليل ونصفه الخ یعنی خدائے تعالیٰ خوب واقف ہے اس شخص سے جو ثلث رات کو اور نصف رات قیام کرتے ہیں اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی کیا حالت تھی عمل ہی کا کرشمہ تھا کہ صحابہ کرام کو دنیا میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب ملا افعال صحابہ سے بھی یہ امر واضح ہو گیا کہ ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے۔

انسان جب اس دنیا سے عالم باقی کی طرف کوچ کرتا ہے اور دنیا والے اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اگر وہ عمل صالح کا پابند تھا تو اس کے اعمال کی برکت سے اسکی روح آرام سے لیجاتے ہیں اور اس کو اسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اس کو شادی کے وقت اس قدر خوشی حاصل نہ ہوئی ہو گی۔ اب میت کو قبرستان کی جانب لیجاتے ہیں تو میت خوشی سے کہتی ہے قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي جلدی جلدی چلو اور جب قبر میں دفن کرتے ہیں وہاں پر دو فرشتے حساب لیتے ہیں وہ عمل صالح کرنے والا بڑی ثابت قدمی سے جواب دیگا اور اس پر عذاب بھی لایا جاتا ہے مگر اعمال حسنہ اسکو قریب نہیں آنے دیتے اس کیلئے جنت کی کھڑکی کھولدی جاتی ہے وہ آرام سے سو جاتا ہے مگر وہ شخص جو اعمال سے خالی تھا ان تمام انعامات سے محروم رہیگا اور اس کو تکلیف پہونچے گی اسی طرح میدان محشر میں جبکہ خدا کی طرف سے اعلان ہو گا۔ اقرأ كتابك كفى بنفسك الخ اسوقت عمل صالح کرنیوالے کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں اور نہ کرنیوالے کو بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا جب عمل ترازو سے تلیں گے تو برائی کے مقابلہ نیکی ہوگی جسکی نیکی زائد ہو گی اس کے لئے آرام ہے اور جسکا یہ عمل سے خالی ہوگا وہ محروم ہوگا۔ الغرض آیات قرآنی اور اعمال صحابہؓ سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی کہ ایمان کیساتھ عمل صالح ضروری ہے۔ فقط